28 اگست 1962

ازعدالت عظمیٰ

آر جی جیکب

بنام

یونین آف انڈیا

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، کے۔سی۔داس گپتااورراگھوبردیال۔جے جے۔)

فوجداری مقدمہ—سرکاری ملازم جوبرآمدی اجازت نامہ حاصل کرنے کے لیےقیمتی چیزوں کوقبول کرتا ہے—"ماتحت"،جس کامطلب ہے—اگرفعال طورپرماتحت ہے—انڈین پینل کوڈ، 1860 (1860 کاایکٹ45)،سیکشن165۔

ہندوستانی تعزیرات ہندکی دفعہ 165 میں بغیرکسی اہلیت کے استعمال کیا گیالفظ ماتحت اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مقننہ اپنے دائرہ کارمیں ایسے ماتحتوں کوبھی شامل کرنے کاارادہ رکھتی ہےجن کاان افعال سے کوئی تعلق نہیں تھاجن سے کارروائی یاکاروبارکا تعلق تھا۔اس لفظ کوفعال طورپرماتحت کے طورپرنہیں پڑھاجاسکتاتاکہ مقننہ کےارادےاورپالیسی کوشکست دی جاسکے۔

نتیجتاً،جہاں ایک اسسٹنٹ کنٹرولرآف امپورٹس کوکسی درخواست گزارکی مددکرنے کے لیےقیمتی چیزیں قبول کرنے کے لیے مدعوکیا گیاتھا،جس نےدرآمدات اوربرآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولرسےسامان برآمدکرنےکااجازت نامہ حاصل کرنےکی اپیل کی تھی اوراسےخصوصی جج نےتعزیرات ہندکی دفعہ 165 کےتحت مجرم قراردیاتھااوراس طرح کی سزاکی ہائی کورٹ نےتوثیق کی تھی اور اس عدالت میں اپیل پردلیل یہ تھی کہ اگرچہ اپیل کنندہ انتظامی طورپردرآمدات اوربرآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولرکےماتحت ہوسکتا ہے،لیکن وہ عملی طورپرایسانہیں تھا،جس کابرآمدی اجازت نامے سےکوئی تعلق نہیں تھا،اوراس لیےوہ اس دفعہ کےتحت ذمہ دارنہیں تھا۔

قراردیا گیا کہ اپیل کنندہ سیکشن کےمعنی میں درآمدات اوربرآمدات کےجوائنٹ چیف کنٹرولرکےماتحت تھااوراسےصحیح طورپرمجرم قرار دیا گیاتھا۔

مجرمانہ اپیل کاعدالتی حداختیار 1961: کی فوجداری اپیل نمبر116۔

1959 کی فوجداری اپیل نمبر 933 میں مدراس ہائی کورٹ کے 14 دسمبر 1960 کےفیصلےاورحکم سےاپیل

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس موہن کمار منگلم، آر گنپتی آئیر اور جی گوپال کرشنن۔

مدعا علیہ کی طرف سے سی کے ڈیفتری سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، ڈی، آر پریم، آر این سچتی اور پی ڈی مینن۔

1962 .28 اگست۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا، جے۔— اپیل کنندہ جو درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر، مدراس کے دفتر میں درآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر تھا، پر خصوصی جج، مدراس نے تین الزامات پر مقدمہ چلایا— ایک تعزیرات ہند کی دفعہ 161 کے تحت، دوسرا دفعہ 5(1)(ڈی) کے تحت۔ دفعہ 5(2) بدعنوانی کی روک تھام کے قانون اور تیسرا— جسے بعد میں انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 165 کے تحت شامل کیا گیا تھا۔ اسے پہلے دو الزامات سے بری کر دیا گیا لیکن اسے تعزیرات ہند کی دفعہ 165 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور ایک سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی۔ انہوں نے مدراس کی ہائی کورٹ میں اپیل کی؛ لیکن ہائی کورٹ نے اپیل کو مسترد کر دیا اور سزا کے حکم کی توثیق کی، لیکن سزا کو کم کر کے 400 روپے کے جرمانے تک کر دیا۔ ڈیفالٹ تین ماہ کے لیے سخت قید۔ تاہم ہائی کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 134(1)(سی) کے تحت ایک سند دی ہے کہ یہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں مقدمہ تھا۔ اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

استغاثہ کا یہ مقدمہ یہ ہے کہ ایک شخص کے آر نائیڈو (جس سے استغاثہ کے گواہ نمبر 8 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی ہے) ایک تاجر جس کا 21 جنوری 1958 کو بنایا گیا پیاز، مرچ اور مونگ پھلی کا برآمدی کاروبار تھا، مرچوں کی برآمد کے لیے درخواست۔ انہیں 5 مارچ 1958 کے ایک خط کے ذریعے مطلع کیا گیا کہ درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ اس خط پر درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے لیے اسسٹنٹ کنٹرولر آف ایکسپورٹس کے دستخط ہونے کا امکان تھا۔ اروموگم (استغاثہ کا گواہ نمبر 1) جو اس معاملے میں نائیڈو کی جانب سے کام کر رہا تھا، اس نے نائیڈو کے لیے اجازت نامہ حاصل کرنے کے لیے اس اپیل کنندہ سے مدد طلب کی۔ اسی شام بعد میں جب وہ اپیل کنندہ سے ملا تو اپیل کنندہ نے اسے بتایا کہ مسترد کرنے کے حکم کے خلاف درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر رنگاسوامی کو اپیل کرنی ہوگی۔ اپیل کنندہ نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ اگر اسے سیمنٹ کے دو تھیلے اور 50 روپے دیے جائیں۔ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتا اور اسے اجازت نامہ حاصل کرنے میں مدد کرتا۔ اروموگم راضی ہو گیا اور اپیل کنندہ نے اروموگم کو کاغذ کی ایک شیٹ دی جس میں وہ پتہ بتایا گیا تھا جس پر سیمنٹ بھیجنا تھا۔ اگلے دن اپیل کا میمورنڈم رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے جوائنٹ چیف کنٹرولر رنگاسوامی کو بھیجا گیا۔ اسی دن اروموگم نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ سے ملاقات کی، اور اسے تمام حقائق کا ذکر کرتے ہوئے تحریری طور پر شکایت دی۔ اس کے بعد رشوت قبول کرنے کے اصل عمل میں اپیل کنندہ کو پکڑنے کے لیے ایک جال بچھایا گیا۔ 3 اپریل 1958 کی شام اروموگم اپیل کنندہ کے گھر سیمنٹ کے دو تھیلوں کے ساتھ گیا جس پر تھیلوں کے اندر تصدیق شدہ کارڈ ڈال کر نشان زد کیا گیا تھا اور اس کے لیے ایک 50 روپے تھے۔ کرنسی نوٹ جن کا نمبر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے نوٹ کیا تھا۔ اپیل کنندہ نے سیمنٹ کے تھیلے اور اروموگم سے رقم قبول کی۔ سیمنٹ کے دو تھیلوں کو اپیل کنندہ کی ہدایت کے مطابق عمارت کے ایک کمرے میں رکھا گیا تھا۔ اس کے فوراً بعد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، جو انتظامات کے مطابق گھر سے کچھ فاصلے پر انتظار کر رہے تھے،

اروموگم کی طرف سے پہلے سے طے شدہ سگنل ملنے پر ہنگامہ آرائی میں آ گئے۔ اس نے اپیل گزار کے سامنے اپنی شناخت ظاہر کی اور اس سے پیسے اور سیمنٹ کے تھیلے پیش کرنے کو کہا۔

اس کے بعد ملزم اسے اوپر لے گیا اور اس کی اپنی چابیاں سے ایک الماری کھولی اور الماری کے اندر سے وہی نوٹ پیش کیا جس کا نمبر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے لیا تھا۔ اندر کے نشانات والے سیمنٹ کے تھیلے بھی نیچے کی منزل پر پائے گئے۔ ملزم نے قصور وار نہ ہونے کی استدعا کی۔ وہ اپنے گھر سے سیمنٹ کے تھیلوں اور کرنسی نوٹوں کی بازیابی کا اعتراف کرتا ہے لیکن استدعا کرتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اسے نہیں دیا گیا ہے اور یہ کہ نوٹ میز پر پائے گئے تھے اور سیمنٹ کے تھیلے قریبی ہال میں تھے اور ان کو اروموگم نے اس کے علم یا رضامندی کے بغیر اس کے گھر میں رکھا تھا جو اس کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنانا چاہتا تھا۔ ان کے مطابق اروموگم کی طرف سے ان سے رابطہ کرنے یا سیمنٹ کے تھیلے یا پیسے مانگنے یا انہیں قبول کرنے کی پوری کہانی مکمل طور پر غلط ہے۔

فاضل جج کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ نے بھی ان معاملات میں استغاثہ کے شواہد کو درست تسلیم کیا اور دفاعی بیان کو مسترد کر دیا اور مسٹر کمار منگلم نے حقائق کے نتائج کو ہمارے سامنے چیلنج کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اپیل کی حمایت میں ان کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ نتائج کو درست مانتے ہوئے، تعزیرات ہند کی دفعہ 165 کے تحت جرم قائم نہیں کیا گیا تھا۔ یہ دلیل بنیادی طور پر اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اپیل کنندہ صرف درآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر تھا اور اس کا برآمدی اجازت نامے کے معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ معروف وکیل کے مطابق اس لیے وہ درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے "ماتحت" نہیں تھا جس کے پاس اپیل کی درخواست دائر کی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں اروموگم سے سیمنٹ کے تھیلوں کی قبولیت تعزیرات ہند کی دفعہ 165 کے تحت جرم کے مترادف نہیں تھی۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 165 اس طرح چلتی ہے:

".165 جو کوئی سرکاری ملازم ہونے کے ناطے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کسی ایسی قیمتی چیز کو قبول کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے یا حاصل کرنے پر رضامند ہوتا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بغیر کسی غور کے، یا کسی ایسے شخص سے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ تھا یا ہونے والا ہے، یا اس طرح کے سرکاری ملازم کے ذریعے کی جانے والی کسی کارروائی یا کاروبار میں ملوث ہونے کا امکان ہے، یا جس کا اپنے یا کسی سرکاری ملازم کے سرکاری کاموں سے کوئی تعلق ہے جس سے وہ ماتحت ہے، یا کسی ایسے شخص سے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ دلچسپی رکھتا ہے یا اس سے متعلق ہے، اسے کسی بھی وضاحت کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ، یا دونوں کے ساتھ۔"

اس معاملے میں جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ (1) اپیل کنندہ، جو ایک سرکاری ملازم ہے، نے اروموگم سے کچھ قیمتی چیزیں بغیر غور و فکر کے قبول کیں۔ (2) اروموگم ایکسپورٹ لائسنس کی درخواست کو مسترد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل میں فکرمند تھا۔ (3) اس کارروائی کا تعلق درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے سرکاری کاموں سے تھا جو ایک سرکاری ملازم تھا۔ (4) اپیل کنندہ جانتا تھا کہ اروموگم اس کارروائی میں درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے سرکاری کام سے متعلق تھا۔ (5) اپیل کنندہ درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت اپنے سرکاری عہدے کے حوالے سے تھا۔ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ متعلقہ وقت پر، یعنی۔ , مارچ 1958 میں ملزم صرف درآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر تھا اور اس کا برآمدی

اجازت نامے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اس لیے ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ 165 کے تحت کسی جرم کے تمام اجزاء پہلی نظر میں ثابت ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔مسٹر کمرا منگلم کی دلیل یہ ہے کہ اوپر بیان کردہ پانچویں حقیقت ،یعنی۔ ,یہ کہ اپیل کنندہ درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت اپنے سرکاری عہدے کے حوالے سے تھا، دفعہ 165 کے معنی میں درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔

سرکاری ملازمین کا دوسرے سرکاری ملازمین کے ماتحت ہونا عوامی انتظامیہ کی ایک معروف اور ناگزیر خصوصیت ہے۔اور، جب کسی بھی صورت میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی سرکاری ملازم اے سرکاری ملازم بی کے ماتحت ہے تو اس میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔اس طرح، ریاست کی عوامی انتظامیہ کی اس شاخ میں جو ہندوستان سے درآمدات اور برآمدات کے ضابطے سے متعلق ہے، کوئی بھی بغیر کسی مشکل کے یہ بتائے گا کہ درآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت ہے۔اسی طرح برآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر بھی درآمدات اور سابق برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت ہے۔لیکن برآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر درآمدات کے اسسٹنٹ کنٹرولر کے ماتحت نہیں ہے اور نہ ہی برآمدات کا اسسٹنٹ کنٹرولر برآمدات کے اسسٹنٹ کنٹرولر کے ماتحت ہے۔فاضل وکیل کے مطابق ،ان۔دفعہ 165 لفظ" ماتحت" کی تشریح" فعال طور پر ماتحت" کے طور پر کی جانی چاہیے۔وہ دعوی کرتا ہے کہ اگرچہ اپیل کنندہ انتظامی طور پر درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ماتحت تھا لیکن وہ اس افسر کے" فعال طور پر ماتحت" نہیں تھا۔درآمدات کے اسسٹنٹ کنٹرولر کی حیثیت سے،اس کا برآمدات کے لیے درخواست مسترد ہونے کے خلاف اپیل کے معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا،اس لیے وہ سیکشن کے معنی میں جوائنٹ چیف کنٹرولر کے" ماتحت" نہیں تھا۔

"عملی طور پر ماتحت" الفاظ کا استعمال بہت خوشگوار نہیں لگتا ہے؛ جیسا کہ انتظامی ماتحت کے ہر معاملے میں کم از کم کچھ افعال کے سلسلے میں ماتحت بھی ہوتا ہے۔فاضل وکیل کی دلیل کا اصل مطلب یہ ہے کہ دفعہ میں" ماتحت" کا مطلب ہے" ان ہی سرکاری افعال کے سلسلے میں ماتحت جس کے ساتھ کاروبار یا لین دین کا تعلق ہے" ۔اپنے دلائل کی حمایت میں انہوں نے دفعہ 161، دفعہ 162 اور ایس کی دفعات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ 163 دفعہ 161 کسی سرکاری ملازم کے ذریعے اپنے سرکاری عمل یا اپنے سرکاری کاموں کے سلسلے میں اشوت لینے کو قابل سزا بناتی ہے۔دفعہ 162 کسی سرکاری ملازم کو اپنے سرکاری کاموں کے سلسلے میں کچھ کرنے یا نہ کرنے کے لیے بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع سے اکسانے پر کسی شخص کے ذریعے اشوت لینے کو قابل سزا بناتی ہے۔دفعہ 163 کسی سرکاری ملازم کو اپنے سرکاری کاموں کے سلسلے میں کچھ کرنے یا نہ کرنے کے لیے ذاتی اثر ورسوخ کے استعمال سے اکسانے پر کسی شخص کے ذریعے اشوت لینے کو قابل سزا بناتی ہے۔دفعہ 164 کا ذکر کیا جاسکتا ہے جو دفعہ 162 اور 163 کے تحت جرائم کی ترغیب کو قابل سزا بناتا ہے۔اس تناظر میں، تعلیم یافتہ وکیل کا استدلال ہے، الفاظ ان ہیں۔ 165 اس کی تشریح اس طرح کی جانی چاہیے کہ کسی سرکاری ملازم کی طرف سے تسکین لینے کو صرف اس طرح کی سزا دی جائے جس کا کسی طرح سے اس کے اپنے سرکاری کاموں سے تعلق ہو، اور اس لیے وہ دلیل دیتا ہے کہ اس سیکشن میں" ماتحت" کی تشریح اس کی تجویز کے مطابق کی جانی چاہیے۔اپنی بات پر زور دینے کے لیے انہوں نے یہ مثال پیش کی۔ایکس ضلع کا کلکٹر اے کی درخواست پر محصولات کی تشخیص کے معاملے سے نمٹ رہا ہے۔Y کلکٹر کے ماتحت کسی محکمے کا افسر جس کا محصولات کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے، A سے یہ جانتے ہوئے رقم قبول کرتا ہے کہ A کا X کے ساتھ ایسا

کاروبار ہے۔ Y پھر دفعہ 165 کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا حالانکہ Y کا A کی درخواست کے سلسلے میں X کے افعال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ شاید اکثر نہیں ہوتا کہ Y کو A سے رقم قبول کرنے کا موقع ملے جب کہ اس کے پاس درخواست کے سلسلے میں A کے لیے کچھ کرنے کا معقول موقع بھی نہ ہو۔ لیکن، یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس کے پاس وہ موقع ہے اور وہ رقم قبول کرتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں بتایا گیا ہے، ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ اگر Y کے طرز عمل کو قابل سزا بنایا گیا تو اس کے کیا ناخوشگوار نتائج برآمد ہوں گے۔ دفعہ 165 واضح رہے کہ دفعہ 165 کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس میں بدعنوانی کے ایسے معاملات کا احاطہ کیا گیا ہے جو دفعہ 161 یا دفعہ 162 یا دفعہ 163 کے تحت نہیں آتے۔ جب اس ارادے کے ساتھ مقننہ نے دفعہ 165 میں" ماتحت" کا لفظ بغیر کسی حد کے استعمال کیا ہے تو اس لفظ کو پڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے جو" ان ہی افعال کے سلسلے میں" الفاظ کے ذریعے تعلیم یافتہ وکیل کی طرف سے تجویز کردہ حد ہے۔ یہ واضح ہے کہ مسٹر کمار منگلم کی تجویز کردہ تشریح میں حصے میں کچھ الفاظ شامل کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ واضح طور پر جائز نہیں ہے۔ بغیر کسی اہل الفاظ کے" ماتحت" لفظ کے استعمال سے، مقننہ نے ایسے ماتحتوں کو بھی قابل سزا بنانے کے اپنے قانون سازی ارادے کا اظہار کیا ہے جن کا اس کام سے کوئی تعلق نہیں ہے جس سے کاروبار یا لین دین کا تعلق ہے۔ فاضل وکیل کی تجویز کردہ سیکشن میں " ماتحت" کے معنی کو محدود کرنا اس قانون سازی کے ارادے کو شکست دینا اور ایک مختلف قانون سازی کی پالیسی وضع کرنا ہوگا۔ عدالت کے پاس ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس دلیل کو کہ" ماتحت" کا مطلب" انتظامی طور پر ماتحت" سے زیادہ کچھ ہے، اس لیے اسے مسترد کیا جانا چاہیے۔ لہذا اپیل کنندہ کو صحیح طور پر جوائنٹ چیف کنٹرولر کے" ماتحت" قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اپیل کنندہ کے پاس درآمدات اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے سامنے اپیل کے سلسلے میں کوئی کام نہیں تھا۔

مسٹر کمار منگلم پھر یہ دلیل دینا چاہتے تھے کہ کیس کے حقائق اور حالات سے پتہ چلتا ہے کہ اروموگم ایک پولیس مخبر تھا اور اسے درآمدی اور برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے سامنے اپیل میں واقعی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ لہذا، وہ بتاتے ہیں، یہ ماننا معقول ہوگا کہ اس کے موکل نے دفعہ 165 کے تحت کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ تاہم ہمیں معلوم ہوا کہ ہائی کورٹ نے سرٹیفکیٹ صرف اس بنیاد پر دیا کہ سیکشن میں لفظ" ماتحت" کی تشریح کے حوالے سے وکیل کی طرف سے اٹھایا گیا سوال قانون کا ایک ٹھوس سوال تھا، جس کا احاطہ کسی مخصوص اتھارٹی کے ذریعے نہیں کیا گیا تھا اور یہ بھی عوامی اہمیت کا سوال تھا۔ اس کے پیش نظر ہم اس معاملے میں مسٹر کمار منگلم کی طرف سے اٹھائے جانے والے مزید سوال کی تحقیقات کو درست نہیں سمجھتے اور ہم نے انہیں اس معاملے پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

ہم یہ شامل کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم اس بات کی تعریف نہیں کر سکتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی طرف سے عائد سزا کو کم کرنا کیوں ضروری سمجھا۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this
document